اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَة

فِیْ رَدِّ مُجَلَّةِ الدَّعْوَةِ لِلْوَهَّابِيَّه

تصنیف

عبدِ مصطفےٰ غلام رضا

مولانا محمد محبت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف

گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَةُ

فِی رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعْوَةِ لِلْوَهَابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفےٰ غلام رضا
محمد محبت علی قادری ابنِ محمد علی کھرل
الساکنے
گہنہ گڑھی تحصیل ننکانہ نزد سیدوالہ

از خدام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب
سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

نام کتاب : الدلائل القاطعہ
فی رد مجلۃ الدعوۃ للوھابیہ
مصنف : محمد محبت علی قادری کھرل
صفحات: ۴۵۷
بار اول مارچ ۱۹۹۶ء
تعداد : پانچ سو
کتابت: محمد اکرم معرفت ظفر دار الکتابت
مطبع : شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور
مطبع : الامان پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہو
قیمت : مبلغ /۱۸۰ روپے

مذکورہ تحریر میں گزرا ہے مگر حضرت شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق عبارت مذکورہ رسالہ کے شمارہ مارچ ۱۹۹۵ء کے صفحہ ۴۹ پر موجود ہے جن کو یہاں طوالت کے باعث نہیں لکھا جا رہا۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ ان مذکورہ تینوں بزرگوں کے حالات پر مختصر روشنی ڈالتا ہوں۔

بزرگانِ دین کے اقوال میں حضرت حسین بن منصور حلاج کا ذکرِ خیر

سیدنا و مخدومنا امام الاولیاء حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں اولیاء کرام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کرتے ہیں جس کا ترجمہ یوں ہے۔

انھیں میں سے مستغرق معنیٰ ابوالمغیث حضرت حسین بن منصور حلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ سرمستان بادۂ وحدت اور مشتاق جمال احدیت گزرے ہیں اور نہایت ہی قوی الحال مشائخ میں سے تھے۔

اس سے آگے بیان فرماتے ہیں آپ کی شخصیت میں اختلاف کی بنا پر تین گروہ تھے جن میں سے ایک تو آپ کو مردود کہتا تھا اور دوسرا گروہ آپ کو مقبول بارگاہِ الٰہی مانتا تھا، لیکن تیسرا گروہ جن میں حضرت جنید بغدادی حضرت شیخ شبلی حضرت حریری اور حضرت حصری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی شامل تھے۔ آپ کے معاملہ میں توقف کرتا ہے اور ایک گروہ نے آپ کو جادو وغیرہ ظاہری اسباب کے ساتھ منتسب کیا ہے لیکن حضرت شیخ المشائخ ابوسعید ابوالخیر اور شیخ ابوالقاسم گرگانی اور شیخ ابوالعباس قصاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں حسین بن منصور کو صاحب سر مانتے تھے اور ان لوگوں کے نزدیک حسین بن منصور ایک عارف کامل بزرگ تھے لیکن استاذ ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں کہ اگر وہ ارباب معانی و حقیقت میں تھے تو لوگوں کے مطعون کرنے سے وہ مجبور نہیں ہو

سکتے اور اگر وہ مجہور فی الطریق والعرفان تھے اور مردود بارگاہ تھے تو مخلوق کے مقبول بنانے سے مقبول نہیں ہو سکتے لہٰذا ان کا معاملہ ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں اور جس قدر ہم ان سے علامات عرفانی دیکھتے ہیں۔ اسے حد تک ہم ان کو بہ نظرِ عظمت دیکھتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں' مشائخ میں سے چند کے علاوہ کوئی بھی ان کی مقبولیت کا منکر نہیں بلکہ تمام مشائخ ان کے کمال فضل اور صفائی حال اور کثرتِ اجتہاد و ریاضت کے معترف ہیں اور ان کے حالات کا ذکر اس کتاب (یعنی کشف المحجوب) میں نہ کرنا ایک حد تک بے امانتی و خیانت تھی اس لیے بعض ارباب جو ظواہر سے ہیں وہ ان کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کی شانِ عرفان کے منکر ہیں اور ان کے تمام کمالات خوارق عادات امور کو مکر و جادو کے ساتھ نسبت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ حسین بن منصور حلاج بغدادی ہے جو محمود بن زکریا کا استاد ہے اور ابو سعید قرمطی کا رفیقِ خاص ہے حالانکہ وہ حسین بن منصور بن صلاح ہے اور یہ حسین بن منصور حلاج ؒ ہے۔ پھر وہ حسین بن منصور جو ابن صلاح ہے بغداد کا ہے، یہ حسین بن منصور حلاج فارسی مقام بیضا کا ہے۔

اس کشف المحجوب کی عبارت سے معلوم ہوا کہ بشمول حضرت داتا صاحب تمام صوفیاء و مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت حسین بن منصور حلاج کے عارف کامل اور مقبول بارگاہِ رب العزت ہونے کے معترف و مقر ہیں۔ سوائے چند حضرات ظواہر کے جو ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر مغالطہ میں پڑ گئے یا ان کو یہ غلطی لگی کہ یہ حسین بن منصور بن صلاح جو کہ بغداد شریف کے رہنے والے تھے' یہ وہ ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر وہ لوگ حضرت حسین بن منصور حلاج جو کہ عارف اور صاحبِ سر تھے ان کے متعلق بد گمانی کرنے لگے اور غیر مطابق الواقعہ باتوں کو آپ سے منسوب کر دیا۔ اب عارف کامل حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

کشف المحجوب شریف میں اولیاء کرام کا ذکر کرتے ہوئے شہنشاہ ولایت فخر اصفیاء